الصلاة والسلام عليک يارسول الله صلي الله عليه وسلم

يارسول الله ﷺ

يا الله
عزوجل



نماز ۾ ضاد کي ظاء پڙهڻ جو حڪم ؟؟

از قلم

استاذ الاساتذه مولانا مفتي محمد ابراهيم ياسيني رحمة الله عليه

مولانا مفتی محمد ابراہیم "ناظم" یاسینی

حضرت مولانا حافظ مفتی محمد ابراہیم بن حضرت مولانا مفتی محمد ہاشم گڑھی یاسین (ضلع شکارپور سندھ) میں ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۹۰ء کو تولد ہوئے۔ آپ حضرت مولانا مفتی محمد قاسم یاسینی (صاحب فتاویٰ قاسمیہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔

تعلیم وتربیت: مفتی محمد ابراہیم نے ناظرہ قرآن مجید اور فارسی کتب کا درس اپنے والد ماجد سے لیا۔ اس کے بعد والد ماجد کے شاگرد قاری حافظ نور محمد کے یہاں قرآن مجید حفظ کیا۔ والد ماجد کے انتقال کے بعد اسکول کی تعلیم مکمل کر کے عربی علوم وفنون کی تعلیم اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا مفتی محمد قاسم یاسینی سے حاصل کی اور مدرسہ ہاشمیہ قاسمیہ گڑھی یاسین سے فارغ التحصیل ہوئے۔

بیعت: آپ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد حسن جان سرہندی کے والد حضرت خواجہ عبدالرحمٰن سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (درگاہ ٹنڈو سائینداد) سے بیعت تھے اور سلسلہ قادریہ میں اویسی تھے۔

درس وتدریس: آپ تعلیم وتدریس کو خدمت دین بلکہ عبادت سمجھتے تھے۔ رحلت سے تقریباً ایک برس قبل ایک بار بیمار ہوئے بخار کی شدت سے جسم تپ رہا تھا۔ غالباً کمزوری کی وجہ سے لرزہ بھی طاری تھا۔ تکیوں کے سہارے بھی چین کے ساتھ بیٹھ یا لیٹ نہیں سکتے تھے۔ اس حال میں بھی درس دے رہے تھے۔ اس وقت آپ کے ایک شاگرد حافظ خیر محمد اوحدی بھی موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ایسی کیفیت میں درس دینا ضروری نہیں ہے۔ آپ آرام کیجئے۔ طلبہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ "یہ امید لے کر میرے پاس آتے ہیں میں ان کو ناامید کیسے کروں" حدیث شریف کا درس دیتے ہوئے عقیدت واحترام کے تمام لوازمات کو ملحوظ رکھتے تھے اور درس دیتے ہوئے اکثر اوقات روتے رہتے۔

تصنیف وتالیف: درس وتدریس اور فتاویٰ نویسی سے آپ کو اگرچہ کم فرصت ملی تاہم تیں (۳۰) کے قریب آپ کی اہم تصانیف موجود ہیں جو کہ مختلف زبانوں میں ہیں۔ ان میں سے بعض مطبوعہ اور اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔

- ترجمہ مشکوٰۃ ربع اول (سندھی)
- ازالة الارتياب عن الاحكام الصلوة الى القبور و القاب
- القول الصواب فی تحقيق قبور قبات
- البينات الواضحات فی حكم اعطاء الصدقات الى الشرفاء و السادات (سیدوں

کو زکوٰۃ دینے کے جواز میں)

- تمیز الحلال من الحرام الدفع اوهام الجهال والعوام۔ (مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۲ء)
- هداية العباد فيما يتعلق بالضاد (سندھی)
- مامريدان (منظوم فارسی)
- دیوان ناظم (فارسی)
- مجموعہ تاریخ
- قوت ایمان (سندھی)
- مناسک حج (سندھی)
- لباس النبی ﷺ سندھی (کتابچہ)
- تعليم المسلمين (سندھی)
- فتاویٰ ناظم (قلمی، غیر مرتب)
- سيف الله علیٰ من المنكر نداء بيا رسول الله
- نجات المومنين فی حكم عرس النبی الامين
- كشف الغمه فی امداد النبی الامه
- كشف القناع عن حكم السماع
- النظم المقبول فی آداب الرسول (منظوم فارسی)
- جمع القرآن فی زمان سيد الانس والجان
- القول المبين فی عدم رفع الصوت الامين
- توضيح ما احل الله مما اهل به لغير الله
- تفسیر حنفی پارہ الم وعم (سندھی)
- الحجة الكافيه فی جواز الجماعة الثانيه
- نهج الانصاف فی حكم مونو گراف
- فصل الخطاب فی حكم الغراب
- نوری نبی ﷺ
- فتاویٰ ہمایونی کا سندھی ترجمہ مع خلاصہ
- میلاد نامہ (منظوم سندھی) صفحات ۲۱
- معراج نامہ (منظوم سندھی) صفحات ۱۰ (دونوں کتابچے گڑھی یاسین سے شائع ہوئی ہیں)

تلامذہ: آپ کے تلامذہ کی فہرست بڑی طویل ہے جن میں سے کئی ایک نے بڑی ناموری حاصل کی اور اپنے فضل وکمال کی وجہ سے بلند ترین مقام پر فائز ہوئے۔

- مولانا مفتی عبدالباقی ہمایونی سجادہ نشین درگاہ ہمایون شریف

- مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد صاحبداد خان سلطان کوٹی (سابق شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ)
- نامور ادیب وشاعر مولانا حافظ خیر محمد اوحدی شکارپور
- مولانا تاج محمد کٹبار شریف۔ مولانا عبدالعزیز اوڈھو صدر مدرس مدرسہ مجددیہ، مولانا محمد حسین کھاوڑ، ایڈیٹر الحنیف جیکب آباد (تذکرہ شعراء سکھر ص ۲۶۸)

عہدۂ قضاء: آپ ۱۳۶۵ھ میں ریاست قلات کے عہدہ قضاء پر بھی فائز ہوئے اور کافی عرصہ تک افتاء کے ساتھ قضاء کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

سفر حرمین شریفین: آپ ۱۳۵۵ھ میں حرمین شریفین کی زیارت سے سعادت افروز ہوئے۔ حج کے بعد بلاد اسلامیہ کی سیاحت کی۔

عراق میں قیام: عراق میں کافی عرصہ قیام کیا۔ بغداد شریف کے ایک عالم وادیب شیخ صالح کرد کے مہمان تھے اور انہی کی دعوت اور مسلسل اصرار پر عراق تشریف لے گئے تھے۔ شیخ صالح، شاہ عراق الفیصل اول کے مصاحب تھے۔ مولانا محمد ابراہیم سے ان کی ملاقات کراچی میں ہوئی تھی۔ پھر دونوں کے درمیان ایک عرصہ تک خط وکتابت ہوتی رہی۔ شیخ صالح نے مولانا کے خطوط اپنے حلقہ احباب کے عراقی علماء اور ادیبوں کو دکھائے۔ انہوں نے خطوط دیکھ کر یہ بات ماننے سے انکار کردیا کہ یہ کسی عجمی نے لکھے ہیں کہ عجمی اتنی فصاحت وبلاغت اور بے تکلفی کے ساتھ عربی نہیں لکھ سکتا اور نہ ہی اس کی تحریر کردہ عربی میں اتنی گیرائی وگہرائی اور ادبیت ہوسکتی ہے یہ ضرور کوئی اہل عرب ہیں جو عرب سے نقل مکانی کر کے سندھ میں جاکر سکونت پذیر ہوگئے ہیں۔ اسی وجہ سے شیخ صالح اصرار کرتے رہتے تھے کہ آپ ایک بار عراق ضرور تشریف لائیں تاکہ یہاں کے اہل علم وادب کے ساتھ آپ کی ملاقات کرائی جائے اور میری بات کی تصدیق ہوسکے۔ علمائے عراق کے ساتھ مولانا محمد ابراہیم کی بڑی پر لطف اور یادگار صحبتیں ہوئیں۔ قیام عراق کے دوران نجف اشرف، کربلا معلی، اور دیگر مزارات مقدسہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، شیخ معروف کرخی، شیخ سری سقطی، شیخ جنید بغدادی، شیخ شبلی اور حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات کی زیارت سے شرف اندوز ہوئے۔

شخصیت: آپ نہ صرف مدرس، مفتی اور قاضی تھے بلکہ ادیب، شاعر، محقق مصنف اور حاضر جواب مناظر تھے۔ عربی وفارسی زبان اور شعروادب پر اس قدر دسترس رکھتے تھے جس قدر اپنی مادری زبان سندھی پر اور اس کے شعروادب پر رکھتے تھے۔ زندہ دلی، شگفتگی، سخن فہمی اور نکتہ رسی میں اپنا

ثانی نہیں رکھتے تھے۔ مزاج میں بے انتہا خودداری اور خود اعتمادی تھی۔ کتب متداولہ کا عمر بھر درس دیا ان کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ فقہ اور اصول فقہ میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔ ان کے بے شمار فتاویٰ موجود ہیں جو انہوں نے وقتاً فوقتاً ہر مسئلہ پر تحریر کئے ہیں۔ آپ کا ہر فتویٰ مدلل اور مستند حوالہ جات سے مزین ہوتا تھا۔ آپ اہل سنت و جماعت کے قابل فخر سرمایہ تھے۔ اہل سنت و جماعت سندھ کی تنظیم "جمعیت الاحناف سندھ" جو کہ سندھ کے نامور علماء نے فرقہ جدیدہ وہابیت دیوبندیت کے اصل کردار کو واضح کرنے اور عوام الناس کو ان کے عقائد باطلہ سے بچانے کے لئے بنائی تھی آپ اس تنظیم کے ناظم تھے اسی لئے اپنا پہلا تخلص "حافظ" ترک کر کے "ناظم" تخلص اختیار کیا۔

مولانا محمد ابراہیم انتہائی نیکوکار، متقی اور عبادت گذار تھے۔ سنت نبوی کے تابع اور حضور اکرم ﷺ کے عاشق زار، گھر کے قریب مسجد تھی نصف شب کے بعد مسجد میں جاتے تہجد ادا کر کے پہلے ذکر و فکر میں مشغول ہوتے اور پھر کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر قصیدہ بردہ شریف پڑھتے اور جب اس شعر پر پہنچتے تو بار بار اس کی تکرار کرتے کہ:

هو الحبيب الذی تُرجیٰ شفاعته

لكل هول من الاهوال مقتحم

اور زار و قطار روتے ہوئے اور اسی کیفیت میں پڑھتے اور قصیدہ بردہ شریف کا ختم فرماتے۔

سراج العاشقین حضرت خواجہ غلام فرید چشتی رحمۃ اللہ علیہ (کوٹ مٹھن شریف) کے خلیفہ، عاشق رسول، بلبل چمن رسالت مولانا محمد یار گڑھی شریف والے مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب کے اوصاف بیان کرتے ہیں:

خلیل وقت ابراہیم نامے

امامے حجت ہر خاص دعائے

اولاد:

آپ کو اکلوتا بیٹا حاجی محمد احسان سومرو پیدا ہوا، ان کا آپ کی زندگی میں ۱۹۶۰ء کو انتقال ہوا۔

وصال: مفتی محمد ابراہیم نے ۷، شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ بمطابق ۱۲، دسمبر ۱۹۶۴ء کو ۷۷ سال کی عمر میں ندائے اِرجعی کو لبیک کہہ کر واصل بحق ہوئے۔ آپ کا مزار شریف گڑھی یٰسین میں زائرین کیلئے حصول برکت کا ذریعہ ہے۔ آپ نے اپنے وصال سے قبل خود اپنا قطعہ تاریخ وصال کہا جو کہ درج ذیل ہے: (مفتی محمد قاسم یاسینی اویسی کے ارسال کردہ مواد سے ماخوذ ہے)

ہر چہ آن دوست نمودہ است ہمہ دان کہ نکواست

باشد پسندیدہ دل آنچہ پسندیدہ اوست

السوال

مَا قَوْلُکُمْ رَحِمَکُمْ رَبُّکُمْ اِنَّ رَجُلاً يَقْرَءُ الضَادَ الْمُعْجَمَةَ بِصَوْتِ الظاءِ الْمُعْجَمَةِ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلٰى اَدَاءِ الضَادِ وَيَقُوْلُ اِنَّ صَوْتَهَا کَمِثْلِ صَوْتِ الظَاءِ وَلَافَرَقَ بَيْنَهُمَا فَهَلْ قَوْلُه هذَا صَحِيْح اَمْ لَا وَهَلْ يَجُوْزُ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بِهٰذَا الاِلْحَانِ اَوْ لَمْ يَجُزْ وَهَلْ تَصِحُ اِمَامَتُه

وَ صَلَاتُه اَمْ لَا بَيِّنُوْا الْبُرْهَانَ اَجَرَكُمُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ

الجواب

اِنَّ صَوْتَ الضَادِ الْمُعْجَمَةِ مُغَائِرٌ عَنْ صَوْتِ الظَاءِ الْمُعْجَمَةِ لِمَا قَالَ فِىْ تَفْسِيْرِ الْسِرَاجِ الْمُنِيْرِ قَالَ الزَمُخْشَرِى الفَصْلُ بَيْنَ الضَادِ وَ الظَاءِ وَاجِبٌ مَعْرِفَةُ مَخْرَجَيهِمَا مِمَّا لَابُدَّ لِلْقَارِىْ فَاِنَّ اَكْثَرَ العَجْمِ

لَايُفَرِّقُوْ نَ بَيْنَ الحَرْفَيْنِ وَاِنْ فَرَّقُوْا فَفُرِّقَا غَيْرَ صَوَابٍ وَبَيْنَهُمَا بُوْنٌ بَعِيْدٌ اِنْتَهٰى وَ قَالَ فِيْ حَاشِيَةِ البَيْضَاوِىْ اِنَّ بَيْنَهُمَا (اَيْ بَيْنَ الضَادِ و الْظَاءِ) بُوْنًا بَعِيْدًا اِنْتَهٰى وَقَالَ فِي مَتَنِ الجَزْرِيَّةِ وَالضَادُ بِاِسْتِطَالَة وَ مَخْرَجٌ مَيْزٌ مِن الظَاءِ كُلِّهَا

وَقَالَ فِي الشَافِعِيَّةِ وَالضَادُ الضَعِيْفَةُ (اَيْ المَخْرَجَةُ بَيْنَ مَخْرَجِ الضَادِ وَ الْظَاءِ) فَمُسْتَهْجَنَة اَيْ قَبِيْحَةٌ وَقَدْ ظَهَرَ مِنْ هذِه العِبَارَاتِ بَيْنَ الضَادِ وَ الظَاءِ

لَيْسَتْ بِمُشَابَهَة وَلَا مُمَاثَلَة بَلْ بَيْنَهُمَا بُوْنٌ بَعِيْدٌ فَاِذَا ثَبَتَ هذَا فَاعْلَمْ اَنَّ مَنْ يَقْرَءُ الضَادَ فِي الْقُرَانِ بِصَوْتِ الظَاءِ عَمْدا مَعَ قُدْرَتِه عَلىٰ اَدَاءِ الضَادِ فَهُوَ عَاص وَ آثِم بَلْ حَكَمَ الْفُقَهَاءُ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ كَمَا ذَكَرَه العَلَامَةُ عَلِى الْقَارِى فى شَرْحِ الْفِقْهِ الْاَكْبَرِ حَيْثُ قَالَ نَاقِلا عَنْ الْمُحِيْطِ سُئِلَ الاِمَامُ الفضْلِى عَمَّنْ يَقْرَءُ الظَاءَ الْمُعْجَمَةَ مَكَانَ الضَادِ الْمُعْجَمَةِ فَقَالَ لَايَجُوْزُ اِمَامَتُه وَلَوْ تَعَمَّدَ يَكْفُرُ اه وَفِي جَامِعِ الْفُصُوْلِيْنَ

فِي الفَصْلِ الثَامِنِ و الثَلَاثِيْنَ فِي مَسَائِلِ الْكَلِمَاتِ الكُفْرِيّةِ مَنْ يَقْرَءُ الظَاءَ مَكَانَ الضَادِ لَمْ يَجُزْ اِمَامَتُه وَلَوْ تَعَمَّدَ كَفُرَ اه وَلَمْ تَصِّحْ اِمَامَتُه وَ صَلَاتُه اَيْضَا لِاَنَّه قَادِرٌ عَلى اَدَاءِ الضَادِ فَتَرَكَه مُتَعَمّدا يُوْجِبُ عَدْمَ صِحَّةِ اِمَامَتِه وَ صَلَاتِه اَمَّا الاِمَامَةُ فَقَدْ مَرَّ مِنْ صَاحِبِ الفُصُولِيْنَ وَالْعَلَامَةُ عَلِي القَارِي فِيْمَا يَسْبِقُ اَنَّ اِمَامَتَه لَاتَجُوْزُ مُطْلَقا اَمَّا عَدْمُ صِحَّةِ صَلاَتِه فَلَمَّا قَالَ فِي رَدِّ المُحْتَارِ بَعْدَ

ذِكْرِ الضَادِ وَ الظَاءِ نَاقِلا عَنْ خَزَانَةِ
الاَكْمَلِ قَالَ الْقَاضِى اَبُوْ العَاصِمِ اِنْ
تَعَمَّدَ ذَالِکَ تَفْسُدُ وَ اِنْ جَرَى عَلَى
لِسَانِه اَوْ لَايَعْرِفُ التَمِيْزَ لَاتَفْسُدُ
صَلاَتُه وَهُوَ المُخْتَارُ فِى البَزَازِيَّةِ
وَهُوَ اَعْدَلُ الَاقَاوِيْلِ وَهُوَ المُخْتَارُ
اِنْتَهى وَقَالَ الامَامُ المُحَدِّثُ شَيْخُ
الاِسْلاَمُ النَوَوِى الشَافِعِى فِي كِتَابِ
الاِذْكَارِ وَلَوْ قَالَ وَالَضَّالِيْنَ بِالظَّاءِ
بَطَلَتْ صَلاَتُه عَلي اَرْجَحِ الْوَجْهَيْنِ اِلاَّ
اَنْ يَعْجَزَ عَنْ الضَادِ بَعْدَ التَّعْلَمِ فَيَعْذِرُ

اِنْتَهى فَثَبَتَ مِنْ جَمِيْعِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ صَوْتَ الضَادِ غَيْرُ صَوْتِ الظَاءِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا مُمَاثَلَةٌ وَلاَمُشَابَهَةٌ بَلْ بَيْنَهُمَا بُوْنٌ بَعِيْدٌ فَمَنْ يَقْرَءُ الضَادَ بِصَوْتِ الظَاءِ فِي الْقُرْانِ الْمَجِيْدِ عَامِدًا يَصِيْرُ عَاصِيًا بل يُخَافُ عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ وَلَمْ تَجُزْ اِمَامَتُه وَ صَلاَتُه

هذَا مَا ظَهَرَ لِى فِي هذَا الْبَابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

حَرَّرَه الْفَقِيْرُ مُحَمَّدُ اِبْرَاهِيْمُ اليَاسِيْنِى

سوال

علماء ڪرامن جو چوڻ هن ۾ ڇا آهي ته هڪ شخص ضاد ڪي ظا جي آواز سان پڑهي ٿو ۽ ضاد جي ادا ڪرڻ جي قدرت به اٿس چوي ٿو ته ضاد جو آواز ظا وانگر آهي ٻنهين ۾ فرق ڪونه آهي

ڇا اهو چوڻ سندس صحيح آهي يا نه ؟ ۽ قران شريف ڪي انهي آواز سان پڑهڻ جائز آهي يا نه ؟ انجي امامت ۽ نماز صحيح آهي يا نه ؟ دليل سان بيان ڪريو ته الله تعالي توهان ڪي اجر ڏئي

جواب

ضاد جو آواز ظا جي آواز کان جدا آهي تفسير سراج منير ۾ علامه زمخشري جو چوڻ آهي ته ضاد ۽ ظا جي وچ ۾ فرق ڪرڻ واجب آهي ۽ ٻنهين جي جدا جدا ڪڍڻ ۽ قاري ڪي محنت ڪرڻ ضروري آهي جو گهڻا عجمي فرق نٿا ڪن جي ڪن ٿا ته

غلط ڪن ٿا حالانڪ ٻنهين جي وچ ۾ وڏو فرق آهي ۽ بيضاوي جي حاشيه ۾ آهي ضاد ۽ ظا جي وچ ۾ وڏو فرق آهي جزريه جي متن ۾ آهي ته استطاله ۽ جدا مخرج جي ڪري ضاد کي ظا کان جدا ڪر

۽ شافعيه ۾ آهي ته ضاد ضعيف (ضاد ۽ ظا جي درميان نڪتل) قبيح آهي انهن عبارتن مان ظاهر آهي ته ضاد ۽ ظا جي وچ ۾ نه مماثلت آهي نه مشابهت بلڪ انهن ۾ وڏو فرق آهي پوءِ جيڪو ماڻهو ِقران ۾ ضاد کي عمدا ظا جي آواز سان پڙهندو ته گهنگار آهي بلڪ عالمن ان تي ڪفر جو حڪم ڪيو آهي جئن علامه علي قاري شرح فقه الاڪبر ۾ محيط کان نقل ڪيو آهي ته امام فضلي کان سوال ٿيو ته ضاد کي ظا ڪري پڙهندڙ بابت چيائين ته ان جي امامت ناجائز آهي ۽ جي عمدا پڙهندو ته ڪافر ٿيندو

جامع الفصولين جي 38 فصل ڪلمات ڪفريه جي ۾ آهي ته ضاد جي بجاء ظا پڙهندو ته ان جي امامت جائز نه آهي عمدا ڪندو ته ڪافر آهي ان جي امامت ته جائز نه آهي پر سندس

نماز به صحيح نه آهي هن ڪري جو ضاد پڙهڻ تي قدرت هوندي عمدا ان کي ڇڏڻ ڪري امامت ۽ سندس نماز غير صحيح آهي امامت بابت جامع الفصولين ۽ علامه علي قاري کان مٿي لکيل آهي ته ان جي امامت بلڪل ناجائز آهي ۽ سندس نماز جي فساد بابت رد المحتار ۾ خزانه الاکمل کان لکيل آهي ته قاضي ابو العاصم چيو آهي ته جيڪڏهن عمدا ڪري ٿو ته سندس نماز فاسد ٿي ويندي ۽ جي اتفاقي ان جي زبان مان نڪري ويو يا فرق ڪرڻ نٿو ڄاڻي ته نماز فاسد نه ٿيندي فتاوي بزازيه ۾ آهي ته قول مختار ۽ تمام پورو اهو آهي

امام محدث شِخ الاسلام نووي شافعي ڪتاب الاذڪار ۾ چيو آهي ته جيڪڏهن والضالين کي ظا سان پڙهيائين ته راجح وجه موجب سندس نماز باطل ٿي مگر جو سکڻ ڪانپوء به ادائگي کان عاجز هجي پوء معذور آهي انهي سموري لکڻ مان ثابت آهي ته ضاد ۽ ظا جي آواز ۾ وڏو فرق آهي ٻنهين ۾ نه مماثلت آهي نه مشابهت بلڪ هڪ ٻئي کان گهڻو پري آهن جيڪو قران مجيد ۾ ضاد کي ظا جي آواز سان پڙهندو سو گهنگار آهي مٿس ڪافر

هجڻ جو خوف آهي ان جي نه امامت جائز آهي نه سندس نماز ئي صحيح آهي والله اعلم بالصواب

حرره الفقير محمد ابراهيم الياسيني

تصديقات

.